محبتِ الٰہی ہی ساری ترقیات کی جڑ ہے

از

سیدنا حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد
خلیفۃ المسیح الثانی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

محبتِ الٰہی ہی ساری ترقیات کی جڑ ہے

(تقریر فرمودہ ۲۶ ؍دسمبر ۱۹۴۳ء برموقع افتتاح جلسہ سالانہ ۔قادیان)

تشہّد ،تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

سب سے پہلے تو دوست میرے ساتھ مل کر اللہ تعالیٰ سے دعا کرلیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ہمیں اس جلسہ کو اپنے منشاء کے مطابق پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہماری ان ناچیز کوششوں کو بہت بڑے ثمرات پیدا کرنے کا موجب بنائے اور یہ جو چھوٹا سا بیج ایک ایسی زمین میں جو اِس سے پہلے پھل دینے سے عاری تھی لگایا جارہا ہے اللہ تعالیٰ اِس کو اُسی طرح بارآور فرمائے جس طرح اُس نے اُس بیج کو بارآور فرمایا جو وادی غَیۡرِ ذِیۡ زَرۡعٍ میں بویا گیا تھا۔

مکہ کا ایک ایسی جگہ واقع ہونا جو غَیۡرِ ذِیۡ زَرۡعٍ تھی خود اپنی ذات میں ایسی بات نہ تھی جو قرآن کریم میں خصوصیت سے بیان کی جاتی مگر اللہ تعالیٰ نے جو یہ فرمایا کہ مکہ کی بستی ایک ایسی جگہ بسائی گئی جہاں کوئی کھیتی باڑی نہیں ہوتی اِس میں اس روحانی تقابل کی طرف اشارہ تھا کہ یہ وہ زمین ہے جو ہر قسم کے انسانوں کے بوئے ہوئے بیجوں کو ردّ کر دیتی تھی ۔اِس میں خدا نے بیج لگایا ہے جو ایسے پھل دے گا کہ کوئی اور آبادی جو زراعت کے لحاظ سے مشہور ترین ہو وہ بھی مقابلہ نہ کر سکے گی ۔ویسی ہی یہ قادیان کی زمین بھی ہے ۔دُنیوی تہذیب وتمدن کے مراتب سے دُور، تعلیمی مراتب سے دُور، دینیات اور دینی علوم کے مرکز سے دُور ایک گوشہ میں پڑی ہوئی ہے، مُلک کے ایک ایسے صوبہ میں واقع ہے جو دوسرے صوبوں کے لوگوں کے مقابلہ میں

تعلیم میں پیچھے ہے اور ایسا صوبہ ہے جو لڑائی اور فساد میں مشہور ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اِس کے ایک بھولے بسرے گاؤں میں ایک ایسی تحریک جو دنیا میں امن قائم کرنے کا واحد ذریعہ ہے جاری فرمائی ہے۔

وہ صوبہ جو ہندوستان ایسے فسادی ملک میں فساد کی جڑ سمجھا جاتا ہے، وہ قومیں جو اشتعال انگیزی اور اشتعال پذیری میں پٹرول کی سی شہرت رکھتی ہیں، اِس جگہ اور اِن لوگوں میں امن عامہ کی تحریک کا پیدا کرنا اور پھر اُسے کامیاب بنانا ایک ایسا آسمانی نشان ہوگا کہ دنیا اِس کی عظمت کا انکار نہ کر سکے گی۔

پس آؤ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ اِس ناممکن کام کو جو ہماری طاقتوں اور قوتوں کے لحاظ سے ناممکن ہے ممکن کر دکھائے۔ کیونکہ اِس کی طاقتوں اور قدرتوں کے لحاظ سے جس چیز کو وہ چاہے اور جس بات کا ارادہ کرے، وہ ناممکن نہیں ہے۔

(اِس کے بعد حضور نے تمام حاضرین سمیت لمبی دعا کروائی اور پھر فرمایا)

جلسہ کے بعد جلسہ کا پروگرام تو اَور ہے مگر میں ایک دو ضروری باتیں کہنا چاہتا ہوں۔ دوستوں کو جیسا کہ پہلے اطلاع دی جا چکی ہے چونکہ میری طبیعت خراب ہے اِس لئے میں ملاقاتوں کا بوجھ زیادہ برداشت نہ کرسکوں گا۔ اِسی وجہ سے تقریروں میں بھی بہت کچھ کمی کرنے کی ضرورت ہوگی۔ احباب کو معلوم ہے کہ اِس سال کے ماہ مئی کے شروع سے میری طبیعت خراب چلی آ رہی ہے۔ ڈلہوزی جانے پر دو ماہ کے قریب آرام رہا۔ عوارض اور علامات میں تخفیف رہی مگر نومبر کے درمیان سے پھر کھانسی شروع ہوگئی اور اِس کی وجہ سے بعض دفعہ تو آواز اِس قدر بیٹھ جاتی ہے کہ اپنے قریب کے آدمی کو بھی نہیں سُنا سکتا۔ شروع بیماری کے وقت تو ایسی حالت ہوگئی تھی کہ پاس کے کمرہ میں سے بھی کسی کو بلانا ہوتا تو آواز دینے کی بجائے تالی بجانی پڑتی یا کوئی چیز کھٹکھٹانی پڑتی تھی۔ یہاں تک کہ میں اپنی آواز دس بارہ فٹ تک بھی نہیں پہنچا سکتا تھا۔ اَب بھی جس وقت کھانسی لمبی ہو جائے تو دَورہ کے طور پر ایسی حالت ہو جاتی ہے۔ پرسوں جمعہ پڑھانے کے بعد جب میں گیا تو آواز بیٹھ گئی اور کئی گھنٹوں کے بعد یہ تکلیف دُور ہوئی۔

اِن حالات میں قدرتی طور پر اللہ تعالیٰ کے قانون کے ماتحت احتیاط کی ضرورت ہوگی۔

یوں بھی ضعف کی کیفیت ایسی ہے کہ بعض اوقات سینہ میں یوں معلوم ہوتا ہے کہ سینہ میں کوئی تھیلی تھی جو نیچے کو جُھک گئی ہے اور اِس کی وجہ سے کندھے وغیرہ بوجھ اُٹھانے کے قابل نہیں رہتے اور بعض دفعہ تو کپڑے بھی بوجھ محسوس ہوتے ہیں اور سارے جسم میں درد شروع ہو جاتا ہے۔

پس اِن اسباب کی وجہ سے تقریروں اور ملاقاتوں میں بھی کمی کرنی ہوگی۔ میں سمجھتا ہوں دوست اِس کو زیادہ محسوس نہ کریں گے کیونکہ یہی اللہ تعالیٰ کی مشیّت ہے۔ آخر کام ایک حد تک ہی کیا جا سکتا ہے اِس سے زیادہ ناممکن ہوتا ہے۔ میں یہ بھی نہیں کہہ سکتا کہ آیا جلسہ کے ایام میں مَیں پوری طرح ملاقات بھی کر سکوں گا یا نہیں۔ جیسا کہ دوستوں کو معلوم ہے میری ایک بیوی طاہر احمد کی والدہ بیمار ہیں اور لاہور کے ہسپتال میں داخل ہیں۔ اِن کے متعلق تازہ اطلاع یہ آئی ہے کہ ڈاکٹروں نے فیصلہ کیا ہے کہ سوائے آپریشن کے علاج کی اور کوئی صورت نہیں اور بدھ کے دن آپریشن کرنا تجویز کیا ہے۔ مَیں کوشش کروں گا کہ مریضہ کے متعلق خطرہ پیدا ہوئے بغیر اگر آپریشن ایک دو دن کے لئے ملتوی کیا جا سکے تو کر دیا جائے تا کہ میں جلسہ کے کام سے فارغ ہو کر وہاں چلا جاؤں۔ لیکن اگر ملتوی نہ کیا جا سکا تو منگل کی شام کو مجھے لاہور جانا پڑے گا۔ اِس وجہ سے منگل کے بعد جو ملاقاتیں ہیں وہ نہ ہو سکیں گی۔

میں نے اِس وقت اللہ تعالیٰ سے بہت ہی عجز کے ساتھ دعا کی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو اِس مقصد پر قائم رکھے جس کے لئے یہ قائم کی گئی ہے اور جماعت کو اپنی گود میں لے لے۔ بہرحال انسان آتے اور چلے جاتے ہیں جو پناہِ حقیقی اور دائمی ہے وہ وہی ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے حاصل ہوتی ہے اور میں نے اپنی دعا کا وہ حصہ جبکہ مَیں نے محسوس کیا کہ خدا تعالیٰ کے خاص تصرف سے ہو رہی ہے پورے طور پر بغیر ایک ثانیہ اور ایک سیکنڈ اپنے لئے یا اپنے عزیزوں کے لئے صَرف کرنے کے ساری کی ساری دعا جماعت کے لئے کی ہے اور میں جب اللہ تعالیٰ سے عرض کر رہا تھا کہ تو اِس جماعت کو اپنی ہی گود میں لے لے اور خود اِس کی حفاظت فرما کیونکہ تیری حفاظت کے بغیر وہ کام نہیں ہو سکتا جس کے کرنے کے لئے تو نے اِس جماعت کو مقرر کیا ہے تو میں نے دیکھا کہ آسمان سے نور اُترا اور اِس جلسہ گاہ پر چھا گیا۔ پس میں یقین رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ہمیشہ ہی جماعت کا محافظ ہوگا اور جب تک جماعت

اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو جائے وہ اِس میں ایسے لوگ پیدا کرتا رہے گا جو اِس کام کے کرنے کی اہلیت رکھتے ہوں گے، جو خدا تعالیٰ سے خاص تعلق رکھنے والے ہوں گے اور اُس کے کلام اور پیغام کی اندرونی اور بیرونی طور پر اشاعت کرتے رہیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ اِس جماعت کے کمزوروں کو اِس طرح اپنی گود میں اُٹھالے گا جس طرح ماں اپنے پیارے بچہ کو اُٹھالیتی ہے۔

اِس میں کوئی شبہ نہیں کہ دنیا کی روحانی ترقی کا سارا دارو مدار کُلّی طور پر بغیر کسی استثناء کے اللہ تعالیٰ کی محبت کے ساتھ وابستہ ہے۔ جس انسان کے دل میں خدا تعالیٰ کی محبت قائم رہے، جس کے دل میں یہ تڑپ ہو کہ اللہ تعالیٰ کی گود میں داخل ہو جاؤں اور اُس کے دامن کو پکڑ لوں، ایسا انسان کبھی بھی خواہ وہ کتنے ہی گناہوں میں ملوث ہو گناہوں کی موت نہیں مرتا اور نہیں مرسکتا۔ جن دلوں میں اللہ تعالیٰ کی محبت ہو اُن کے گناہ ایسے ہوتے ہیں جیسے جسم کو تیل مَل کر اوپر سے پانی ڈال دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے پہلے عیسیٰ علیہ السلام کا نام مسیح رکھا اور مسیح کے معنی یہی ہیں کہ جسے تیل ملا گیا ہو اور یہ جو آیا ہے کہ مسیح اور اُس کی ماں گناہوں سے پاک ہیں۔ اِس کے یہی معنی ہیں کہ خدا تعالیٰ نے اپنی محبت کا تیل اُن کو مل دیا۔ جب شیطان آزمائش کے لئے اُن کے پاس آتا تو وہ آزمائش اُن پر سے اِس طرح پھسل جاتی جس طرح تیل مَلے جسم سے پانی پھسل جاتا ہے۔

ہمارے آنحضرت ﷺ کا درجہ حضرت مسیح سے افضل ہے کیونکہ تیل مَلے جسم پر تو پانی ڈالا اور وہ پھسل کر باہر چلا گیا۔ مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے میرے شیطان کو مسلمان کر دیا ہے گویا حضرت مسیح کی کیفیت تو یہ تھی کہ بدتحریکیں اُن پر اثر نہ ڈالتی تھیں اُن کے ساتھ جب کوئی بدی ٹکراتی تو بجائے جسم میں داخل ہونے کے پھسل کر دُور چلی جاتی مگر رسول کریم ﷺ کی مثال یہ ہے کہ جب کوئی آپ پر بداثر ڈالنا چاہتا تو اُس کی بات آپ کے کان میں جاتے ہی نیک تحریک بن جاتی۔ گویا اِن دونوں روحانی معجزہ دکھانے والوں کی مثال یہ ہے کہ ایک پر پتھر پڑتے مگر اُسے چُھو کر نیچے گر پڑتے اور دوسرے پر پتھر پڑتے لیکن اُس کے ہاتھ میں آتے ہی کوئی پتھر آم بن جاتا، کوئی سیب بن جاتا، کوئی انار بن جاتا اور وہ اُسے کھالیتا ہے۔ اِس میں شبہ نہیں کہ جس کے جسم پر پتھر پڑیں اور اُسے گزند نہ پہنچائیں وہ خدا تعالیٰ کی

حفاظت میں ہوتا ہے۔ مگر اِس میں بھی شبہ نہیں کہ وہ انسان جس کے جسم پر جو پتھر پڑیں اُن میں سے کوئی آم، کوئی سیب، کوئی ناشپاتی، کوئی انار، کوئی انگور بن جاتا ہے جسے وہ خود بھی کھاتا ہے اور دوسروں کو بھی کھلاتا ہے تو وہ اَور بھی زیادہ خدا تعالیٰ کا پیارا ہے اور بہت زیادہ خدا تعالیٰ کے قریب ہے۔ غرض محبت الٰہی ہی ساری ترقیات کی جڑ ہے اُسے پوری طرح حاصل کر لو پھر خواہ کوئی دشمن آئے تمہارا کچھ نہ بگاڑ سکے گا۔ اِس میں شبہ نہیں کہ دشمن بڑی ڈراؤنی شکل میں تمہارے سامنے آئے گا، خطرناک سے خطرناک عذاب اپنے ساتھ لائے گا، تمہارے اوپر پہاڑ گرانے کی کوشش کرے گا اور تمہارے گلے میں پتھر باندھ کر سمندر میں ڈبونے کی سعی کرے گا مگر ہر تدبیر جو وہ تمہارے خلاف کرے گا اور جب وہ اپنے ذہن میں سمجھے گا کہ تمہاری تباہی کے سارے سامان اُس نے جمع کر دیئے اُس وقت خدا تعالیٰ مسکراتا ہوا آئے گا اور کہے گا چھوڑو جی میرے بچے کو اور تم کو لے کر اپنی گود میں اُٹھالے گا۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ

(الفضل ۳۱ ؍دسمبر ۱۹۴۳ء)

۱؎ مسلم کتاب صفات المنافقین باب تحریش الشیطان (الخ)